SYNOPSIS

FOR Ph.D. THESIS IN URDU

Topic:

"Jammu wa kashmir me Urdu Novel 1947 kay baad"

Research Centre:

School of Languages, Literature and Cultural Studies

Research Guide:

Dr. Sardar Pasha

Principal of Azad College Ausa

Research Scholar

Mohd.Iqbal Wani

M.Phil, NET

Swami Ramanand Teerth,Marathwada

University Nanded

2019

خاکہ برائے تحقیقی مقالہ

مقالہ برائے پی۔ایچ۔ڈی

عنوان

جموں و کشمیر میں اردو ناول ۱۹۴۷ء کے بعد

تحقیقی مرکز: اسکول آف لنگویجز، لٹریچر اینڈ کلچرل سٹیڈیز

یونیورسٹی: سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی ناندیڑ

تحقیقی رہبر

ڈاکٹر سردار پاشا

پرنسپل آف آزاد کالج اوسا

تحقیق کار:

محمد اقبال وانی

ایم۔فل۔نیٹ

تعارف

ریاست جموں وکشمیر اپنی خوبصورت اور دلکش نظاروں کی بدولت جنتِ نظیر ریاست ہے۔خصوصاً صوبہ کشمیر اپنے منفرد کلچر،تہذیب،ثقافت،رسم ورواج،بھائی چارہ،ہندو مسلم اتحاد اور مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ ہے۔لیکن بعض وجوہ کی بناء پر بدامنی کا باعث بنا ہوا ہے۔جموں وکشمیر ایک ایسی ریاست ہے جہاں سیاسی مسائل متنوع روپ دھار کر اس ریاست کے فطری نظاروں پر غالب آجاتے ہیں۔یہ ریاست جتنی مشہور اپنے مخصوص تہذیبی وثقافتی اعتبار سے ہے،اتنی ہی مشہور اپنے سیاسی مسائل کی وجہ سے ہے۔جن کی گونج قومی وبین الاقوامی سیاسی ایوانوں میں گونجتی رہتی ہے۔ادیب چونکہ اپنے وقت کا حساس ترین شخص ہوتا ہے۔وہ معمولی معمولی باتوں پر سنجیدگی سے غور وفکر کرتا ہے۔سماج کی برائی ہو یا عام انسان کی مظلومت وہ اپنی تحقیقات کے ذریعے اس کا اظہار کر دیتا ہے۔وہ عام لوگوں کی مظلومیت کی لب کشائی کرتا ہے اور اپنے جذبات کا اظہار تقریری وتحریری صورتوں میں کرسکتا ہے اور اشاروں اور کنایوں کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔

ناول ایک ایسا فن ہے جس میں انسانی زندگی کے نشیب وفراز اور ان کے متعلقات کو کہانی کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے ناول نگار انسانی زندگی کے مختلف رخوں کو اپنے ناول میں پیش کرتا ہے اور ان کی سیاسی وسماجی زندگی کے مختلف زخموں کو اپنے ناول میں پیش کرتا ہے اور ان کی سیاسی وسماجی نیز تہذیبی عناصر اور انسانی نفسیات کی بکھری ہوئی کیفیات کو جستہ جستہ بیان کرتا ہے۔ریاست جموں وکشمیر کے خارجی مسائل پر بھی ریاست کے ناول نگارں کے علاوہ بیرون ریاست کے ادیبوں اور مصنفوں نے قدم اٹھایا ہے۔جموں وکشمیر کے سیاسی،وسماجی،معاشرتی وتہذیبی رنگوں کو پیش کرتے ہوئے بلاشبہ اردو کے متعدد ادیبوں نے جموں وکشمیر کو اپنا موضوع خاص بنایا ہے۔ممتاز شعراء ادیبوں نے کشمیر کے برف پوش کہساروں،دوشیزاوں،فطرت کے دیگر شاداب اور سحر کار مناظر کو اپنی تخلیقات میں سمونے کی کوشش کی ہے۔

اس ضمن میں کئی ایسے ناول لکھے گئے ہیں جن میں ایک طرف ریاست جموں وکشمیر کی فطری حسن کے جادو کو بیان کیا گیا ہے تو دوسری طرف یہاں کے سیاسی وسماجی حالات وواقعات کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ان ناولوں میں ریاست کے سیاسی وسماجی مسائل کی حقیقت امیز تصویریں بھی ملتی ہیں نیز سیاسی استحصال کرنے والی قوتوں کے خلاف احتجاج بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ان ناولوں کے مطالعے سے سماجی اقدار کی پامالیوں کے ساتھ ساتھ بیرون ریاست کے

ناول نگاروں نے یہاں کے سیاسی نظام کو موضوع بنا کر اپنی تخلیقات پیش کی ہیں۔ان ناولوں کے ذریعے جموں کشمیر کے سیاسی وسماجی حالات وواقعات کی سچائی اور حقیقت سے شناسائی ہو جاتی ہے۔جن ناول نگاروں کے یہاں ریاست جموں کشمیر کے سیاسی وسماجی مسائل کو موضوع بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ان میں کرشن چندر، حامدی کشمیری، کشمیری لال ذاکر ،شبنم قیوم، جان محمد آزاد، ترنم ریاض، نور شاہ، ٹھاکر پونچی، فاروق رینزو، نعیم احمد مہجور خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

ریاست جموں وکشمیر کے سیاسی وسماجی مسائل جن ناولوں کا خاص موضوع بنے ہوئے ہیں۔ان میں شکست (کرشن چندر)، طوفان کی کلیاں (کرشن چندر)، لمحوں میں بکھری زندگی (کشمیری لال ذاکر)، برف آشنا پرندے (ترنم ریاض)، کشمیر جاگ اٹھا (جان محمد آزاد)، یہ کس کا لہو کون مرا (شبنم قیوم)، بلندیوں کے خواب (حامد کشمیری)، یہ بستی یہ لوگ (عمر مجید)، وادیاں اور ویرانے (ٹھاکر پونچھی)، انقلاب کا شہید (فاروق رینزو) دہشت زادی (نعیم احمد مہجور) خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

اغراض ومقاصد

مجوزہ موضوع کے تحت ان ناولوں کا فنی، تکنیکی وموضوعاتی تجزیہ پیش کیا جائے گا جو ریاست جموں وکشمیر کے سیاسی وسماجی حالات وواقعات پر لکھے گئے ہیں مجوزہ موضوع کا مقصد اس مفروضے کے ساتھ چلنا ہے کہ اردو ناولوں میں جموں وکشمیر کے سیاسی وسماجی مسائل کے کن پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے نیز ان مسائل کو کس تناظر میں دیکھنے کی سعی کی گئی ہے۔است جموں وکشمیر میں سیاسی واقعات وقتاً فوقتاً رونما ہوئے ہیں۔انہیں اردو ادیبوں نے کس نقطۂ نظر سے پیش کیا ہے اور ان کے سامنے کیا عوامل ومحرکات رہے ہیں کہ ریاست کے سیاسی وسماجی مسائل کو موضوع بنایا گیا۔ساتھ ہی اس بات کی بھی تحقیق ہوگی کہ آیا ریاست کے خارجی مسائل کو اپنی تخلیقات کا موضوع بنانا کسی ادبی رجحان کا تقاضا تھا یا پھر واقعی ادیبوں نے غیر جانبداری، آزاد خیالی اور سماج کا ایک حساس ترین شخص ہونے کا ثبوت دیا ہے۔مجوزہ موضوع میں ان ناول نگاروں کی ادبی حیثیت کے حوالے سے بھی بحث کی جائے گی جنہوں نے جموں وکشمیر کے سیاسی وسماجی مسائل کو ناول کے سانچے میں ڈال کر ان کو حیات جاوید بخشا اور ان تمام فنی وتکنیکی پہلوؤں کو بھی زیر بحث لایا جائے گا جو ایک کامیاب ناول کا خاصہ ہوتے ہیں۔

موضوع سے متعلق دستیاب کام:۔

مجوزہ موضوع پر یوں تو الگ سے کوئی کام اب تک نہیں ہوا ہے البتہ مختلف مضامین کی صورت میں جموں وکشمیر میں اردو ناول نگاری کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔عبدالقادر سروری کی معرکتہ الآرا تصنیف کشمیر میں اردو، ڈاکٹر برج پریمی کی کتاب جموں وکشمیر میں اردو کی نشو نما اور حامدی کاشمیری کی کتاب ریاست جموں وکشمیر میں اردو ادب میں مجوزہ موضوع کے حوالے سے مضامین شامل ہیں۔اسکےعلاوہ مختلف مضامین بھی لکھے گئے ہیں۔جو ریاستی کلچرل اکادمی کے رسالے شیراز میں شامل ہیں۔مجوزہ موضوع اپنی نوعیت کا پہلا کام ہوگا۔

تحقیق کا طریقہ کار:۔

کوئی بھی تحقیق انفرادی ہو یا سندی دونوں میں ایک مخصوص لائحہ عمل کی پابندی ہوتی ہے۔اس ضمن میں مجوزہ موضوع کا طریقہ تحقیق تنقیدی وتحقیقی دونوں نوعیت کا ہوگا۔اس میں ان ناولوں کا انتخاب کیا جائے گا جن میں جموں و کشمیر کے سیاسی وسماجی مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے۔ناولوں کے انتخاب ان ناولوں کا تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

فہرست ابواب

باب اول:۔ اردو ناول کا فن، اقسام، پس منظر اور تاریخ

باب دوم:۔ ریاست جموں وکشمیر میں اردو ناول کی روایت ۱۹۴۷ء سے پہلے

باب سوم:۔ ریاست جموں وکشمیر میں اردو ناول ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۰ء تک

باب چہارم:۔ ریاست جموں وکشمیر میں اردو ناول ۱۹۶۰ء سے تا حال

باب پنجم:۔ ریاست جموں وکشمیر میں ۱۹۴۷ء کے بعد سیاسی وسماجی مسائل پر لکھے گئے اردو ناولوں کا تنقیدی جائزہ

ماحصل:

کتابیات:

رسائل وجرائد:

باب اول

اردو ناول کا فن، اقسام، پس منظر اور تاریخ

ناول انگریزی زبان کا لفظ ہے جو لاطینی زبان کے لفظ نووس (Nowus) سے مشتق ہے۔ جس کا مطلب نئی چیز۔ روم کے قدیم بادشاہ ہیڈریم (Hadrium) اور جسٹی نین (Justinon) کے زمانے میں جو نئے فرمان جاری ہوتے اور جو قانون کا حکم رکھتے تھے انھیں ناولاس کہا جاتا تھا۔

ناول صنعتی انقلاب کی پیداوار ہے۔ جب سائنس نے ترقی کی تو بہت سارے عقائد اور توہمات باطل قرار پائے تو داستانوں کی جگہ ایک نئی صنفِ ادب وجود میں آئی یعنی ناول کو عروج حاصل ہوا۔ داستانوں میں جو قصے بیان کیے جاتے تھے ان کو قبول کرنا نئے دور سے تعلق رکھنے والوں انسان کے لیے بڑا مشکل تھا۔ نئے دور کا نیا انسان حقائق پر یقین رکھتا تھا۔ اور اس کے لیے جو اس کی زندگی کی چیزیں ہے وہ زیادہ اہم تھی یہی وجہ ہے کہ اردو میں صنفِ ناول کا آغاز ہوا۔ نہ صرف اردو میں بلکہ انگریزی ادب میں بھی۔ کسی بھی صنف کی تعریف دوٹوک الفاظ میں نہیں کی جاسکتی۔

"ایک خاص طوالت کا نثری قصہ ناول ہے"۔ ای۔ ایم۔ فورسٹر۔

"ناول اپنی وسیع ترین تعریف میں زندگی کا شخصی اور راست اثر ہے"۔ ہنری جیمس

لیکن یہ دونوں تعریفیں مکمل نہیں کہی جاسکتی کہ ناول کو ایک خاص طوالت کا نثری قصہ کہنے سے اس میں ہر قسم کے نثری قصے مثلاً داستانیں، افسانے اور تمثیلی قصے وغیرہ شامل ہو جائیں گے۔

"ناول میں زندگی کی ترجمانی ہوتی ہے۔ ایک سائنٹفک، فلسفیانہ یا کم از کم ذہنی تنقید حیات ہوتی ہے۔ یہ نثر میں ہوتا ہے۔ اس میں حقیقی زندگی کی ہو بہو یا اس سے مشابہ تصویر ملتی ہے۔ ناول کے واقعات مربوط ہوتے ہیں"۔ پروفیسر بیکر۔

ناول ایک تصویر ہے جس میں عام زندگی کی حسرت اور غم دکھائے جاتے ہیں تاکہ وہ تصویر جاندار نظر آئے۔ اسی تصویر کو اگر قابل توجہ بنانا ہے تو اس سے بہت وسیع اور حقیقی شبیہوں سے معمور ہونا چاہیے۔ انتھونی ٹرولپ۔

ناول کا فن ایک مخصوص نقطۂ نگاہ سے زندگی کی تصویر کشی کا فن ہے۔ حقیقت کو تخلیق کا روپ دے کر یا تخلیق کو حقیقت کا جامہ پہنا کر اس طرح پیش کرنا کہ قصے کی حیثیت سے اس کہ تمام اجزاء میں تال میل اور ہم آہنگی قائم رہے

ناول ہے۔ پروفیسر قمر رئیس، ڈاکٹر خلیق انجم۔

ناول کے فن کا بنیادی تقاضہ یہ ہے کہ اس کہ ذریعے حقائق حیات کی آئینہ سامانی ہو۔ ناول کا فن انسانی معاشرے کی سرگرمیوں اور ان سے پیدا ہونے والی مختلف النوع کیفیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔ ناول کا فن حقائق حیات کی روشنی میں سنورتا اور نکھرتا ہے۔ دلچسپی اور تفریح کا عنصر اس کے اندر حسن و اثر کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ جس سے قاری کو نشاط و مسرت کا سرمایہ حاصل ہوتا ہے۔ ناول کے زریعہ زندگی کے معاملات و مسائل کی عکاسی ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ اس باب میں ناول کے اقسام اور پس منظر اور تاریخ پر تفصیلی بات کی جائے گی۔

باب دوم

ریاست جموں وکشمیر میں اردو ناول کی روایت ۱۹۴۷ء سے پہلے

ریاست جموں وکشمیر میں ناول نگاری کا آغاز انیسویں صدی کے آخر میں اور بیسویں صدی کے آغاز میں ہوا۔ سب سے پہلے اس صنف کا آغاز پنڈت سالکرام اور محمد دین فوقؔ نے کی۔ سالکؔ نے ناول نما حصہ داستان جگت روپ اور تحفہ سالک تصنیف کر کے ناول نگاری کی طرف توجہ کی۔ اگر چہ یہ ناول کے زمرے میں نہیں آتے لیکن اس میں قصے کی مہک ہے۔ محمد دین فوقؔ نے اکبر، انارکلی، ناکام، نیم حکیم وغیرہ لکھ کر ناول نگاری کو پروان چڑھایا۔ اس کے علاوہ نندلال کول، موہن لال ناروا، وشوا ناتھ ورما، پریم ناتھ پردیسی نے ناول لکھ کر ریاست میں ناول نگاری کی آبیاری کی۔

اس کے بعد ۱۹۴۷ء کا دور آیا اس دور میں ناول نگاری کے شعبے میں اچھی پیش رفت ہوئی۔ اس دور میں نرسنگھ داس نرگس، کشمیری لال ذاکر، ٹھاکر پونچھی، تیج بہادر بھان اور ملک رام آنند وغیرہ نے ناول کو فروغ دیا۔ اس دور کے ناولوں میں دیہی زندگی کے رنگ اور سماجی بدعتوں کی تصاویر ملتی ہیں۔

ریاست میں زیادہ تر فنکار نئی نسل کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے سینوں میں وہی آگ سلگ رہی ہے جو عصر حاضر کا تقاضہ ہے۔ ان میں علی محمد لون، تیج بہادر بھان، پشکر ناتھ، نور شاہ غلام رسول سنتوش، ویدراہی، وجے سوری، رام کمار ابرول، شبنم قیوم، جان محمد آزاد، محمد یوسف ٹینگ، آنندلہر، وحشی سید، فاروق رینزو، پروین، بھوشن لال بھون وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

باب سوم

ریاست جموں وکشمیر میں اردو ناول ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۰ء تک

۱۹۴۷ء کے بعد جموں وکشمیر میں ناول میں خاصی پیشِ رفت ہوئی۔ نئی نسل سے تعلق رکھنے والے نوجوان فن کاروں نے کئی قابل قدر ناول لکھے۔ اس دور کے ناول نگاروں نے فسادات، سماجی مسائل، نئی اور پرانی قدروں کے درمیان کشمکش، تضاد، سیاسی وسماجی اور مذہبی استحصال کرنے والی قوتوں کے خلاف احتجاج، دیہاتی اور شہری تفاوت جیسے موضوعات کو اپنے ناولوں میں جگہ دی۔ اس دور میں جن ناول نگاروں نے سب سے زیادہ جموں وکشمیر میں ناول نگاری کو ابھارا اس میں راما نند ساغر، ٹھاکر پونچھی، حامدی کشمیری قابل ذکر ہے۔ اس باب میں ان ناول نگاروں کی ادبی خدمات اور ان کے ناولوں کا جائزہ لیا جائے گا۔

باب چہارم

ریاست جموں وکشمیر میں اردو ناول ۱۹۶۰ء سے تا حال

۱۹۶۰ء کے بعد ریاست جموں وکشمیر میں ناول نگاری کی طرف خاص توجہ ہوئی۔ اس دور کے فن کار نئی نسل کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے ناولوں میں وہی موضوعات ملتے ہیں جو عصرِ حاضر کا تقاضہ تھا۔ گزشتہ ابواب میں ان ناول نگاروں کی حیات اور ادبی خدمات کا جائزہ لیا جائے گا جنہوں نے ۱۹۶۰ء کے بعد جموں وکشمیر میں اردو ناول کو فروغ دیا اور سیاسی وسماجی مسائل کو اپنے ناولوں کا موضوع بنایا۔ ان ناول نگاروں میں کرشن چندر، کشمیری لال ذاکر، شبنم قیوم، جان محمد آزاد، ترنم ریاض، نور شاہ، فاروق رینزو، نعیم احمد مہجور خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔

باب پنجم

ریاست جموں وکشمیر میں ۱۹۴۷ء کے بعد سیاسی وسماجی مسائل پر لکھے گئے اردو ناولوں کا تنقیدی جائزہ

اس باب میں ان ناولوں کا تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا جن میں سماجی وسیاسی مسائل کو ابھارا گیا ہے۔ ان میں شکست، طوفانی کلیاں، لمحوں میں بکھری زندگی، برف آشنا پرندے، کشمیر جاگ اٹھا، یہ کس کا لہو کون مرا، بلندیوں کے خواب، یہ بستی یہ لوگ، وادیاں اور ویرانے، انقلاب کا شہید، دہشت زادی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

ماحصل

اس باب میں گزشتہ پانچ ابواب میں کی گئی تحقیق وتنقید کے پس منظر میں نتائج اخذ کیے جائیں گے۔ان سب کا جائزہ لیا جائے گا۔

کتابیات

۱۔ ڈاکٹر برج پریمی "جموں وکشمیر میں اردو ادب کی نشونما"
رچنا پبلکیشنز نصیب نگر جموں ۱۹۹۲ء۔

۲۔ حامدی کشمیری "ریاست جموں وکشمیر میں اردو ادب"
شیخ محمد عثمان اینڈ سنز گاؤ کدل سرینگر ۲۰۱۰ء

۳۔ عبدالقادر سروری "کشمیر میں اردو" ریاستی کلچرل اکادمی سرینگر ۱۹۸۲ء

۴۔ یوسف سرمست "بیسویں صدی میں اردو ناول" نیشنل بک ڈپو مچھی کمان حیدر آباد ۱۹۸۲ء

۵۔ ڈاکٹر خالد اشرف "برصغیر میں اردو ناول"
اردو مجلس ۱۲۶۱، اپارمنٹ دہلی ۱۹۹۴ء

۶۔ ڈاکٹر اسلم آزاد "اردو ناول آزادی کے بعد ۱۹۸۱ء"۔